۱۱۴۱۱
۳۹/۷/۲۷

بسم اللہ الرحمان الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام کے بعد عرض ھیکہ مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں
مسئلہ یہ ھیکہ یہ آیا آج کل جو لوگ موبائل کے اکاؤنٹ میں رقم رکھواتے ہیں
اور اس پر انکو روزانہ کے مفت منٹ ملتے ہیں جبکہ اس کا کوئی عوض نہیں ہوتا
تو آیا یہ منٹ جو ملتے ہیں ان کا استعمال جائز ہے یا ناجائز ہے؟
اور رقم بھی اسی نیت سے جمع کروائی تھی؟
اور رقم اس نیت سے جمع نہ کروائی ہو تو پھر استعمال کیسا ہے؟
دوسرا مسئلہ: وہ یہ ھیکہ مدارس کے طلباء ختم پر جاتے ہیں اور وہاں جاکر صرف
قرآن مجید پڑھتے ہیں اور بریلویوں کی طرح آخر میں ختم نہیں پڑھتے بلکہ
مختصر دعاء کرواتے ہیں اور اس کے بعد وہاں کھانا کھاتے ہیں تو آیا یہ ان کا
یہ جانا اور وہاں کھانا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲/۱۹۷۷

العارض

متعلم محمد ابوبکر بن محمد امین

پتہ - شاہی بازار نوخان کلاتھ میچنگ سنٹر بہاولپور

(جواب منسلک ہے)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الجواب حامداًومصلیًا

(١)۔۔۔موبائل اکاؤنٹ یعنی موبی کیش میں جو رقم رکھی جاتی ہے اسکی حیثیت قرض کی ہوتی ہے اور قرض پر کسی بھی قسم کا نفع سود ہے، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ تمام صورتوں میں مفت منٹس یاایس ایم ایس استعمال کرنا ناجائز ہے اور سود میں داخل ہے، اس سے اجتناب کرنالازم ہے۔(ماخذہُ التبویب۱۹۶۷/۶۹)

لمافی معرفة السنن والآثار- البيهقي - (٨ / ١٧٣)

وروينا عن فضالة بن عبيد أنه قال : كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا . وروينا في معناه عن عبد الله بن مسعود وأبي بن كعب وعبد الله بن سلام وابن عباس.

وفی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٥ / ١٦٦)

[مطلب كل قرض جر نفعا حرام] (قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا

(٢)۔۔۔واضح رہے کہ قرآن کریم کی تلاوت اگر ایصالِ ثواب کیلئے ہو تو اس پر اجرت لینا یا کھانا پینا درست نہیں، چاہے یہ اجرت پہلے سے طے کی گئی ہو یا عرفاً معلوم ہو کہ اسمیں یہ کھانا پینا یا ہدیہ وغیرہ ملیگا، دونوں کا حکم ایک ہے، یعنی اس صورت میں کسی بھی شکل میں کچھ لینا دینا درست نہیں؛ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں طلبہ کا ختم پر جاکر قرآن پڑھنا اور پھر کھانا وغیرہ کھانا درست نہیں۔۔(ماخذہُ التبویب۲۸۸/۷۱)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٦ / ٥٦)

قال تاج الشريعة في شرح الهداية: إن القرآن بالأجرة لا يستحق الثواب لا للميت ولا للقارئ. وقال العيني في شرح الهداية: ويمنع القارئ للدنيا، والآخذ والمعطي آثمان. فالحاصل أن ما شاع في زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا يجوز؛ لأن فيه الأمر بالقراءة وإعطاء الثواب للآمر والقراءة لأجل المال؛ فإذا لم يكن للقارئ ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الثواب إلى المستأجر ولولا الأجرة ما قرأ أحد لأحد في هذا الزمان بل جعلوا القرآن العظيم مكسبا ووسيلة إلى جمع الدنيا - إنا لله وإنا إليه راجعون - اه..

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٢ / ٢٤٠)

. وفي البزازية: ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلى القبر في المواسم، واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء

(جاری ہے۔۔۔)

للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأكل يكره.

وأطال في ذلك في المعراج. وقال: وهذه الأفعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لأنهم لا يريدون بها وجه الله تعالى

صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بأن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية، بل في زكاة التتارخانية عن المحيط: الأفضل لمن يتصدق نفلا أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل إليهم ولا ينقص من أجره شيء اهـ هو مذهب أهل السنة والجماعة، لكن استثنى مالك والشافعي العبادات البدنية المحضة كالصلاة والتلاوة فلا يصل ثوابها إلى الميت عندهما، بخلاف غيرها كالصدقة والحج. وخالف المعتزلة في الكل، وتمامه في فتح القدير..... والله سبحانه وتعالى اعلم.

الجواب صحيح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٣ / شعبان / ١٤٣٩ھ

٣٠ / اپریل / ٢٠١٨ء

الجواب صحیح

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١١ / شعبان / ١٤٣٩ھ

٢٨ / اپریل / ٢٠١٨ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

١٣ / ٨ / ١٤٣٩ھ

١٣ / ٨ / ١٤٣٩ھ